خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
18 فروری 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 41 اتوار 28 رمضان-1416ھ' 18 تبلیغ 1375ہش' 18 -فروری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدظنی ہلاکت کے تاریک کنویں میں گرادیتی ہے

بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنویں میں گرادیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق' رحم' رزاقیت وغیرہ سے معطل کر کے (ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں) ایک فرد معطل اور شئے بیکار بنادیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ' اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھ مال چھوڑنا چاہئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے۔ مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو طالح نہ ہو۔ مگر یہ وہم بھی نہیں آتا اور نہ اس کی پروا کی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پروا نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی ہی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں اور اس کی بداطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لئے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 443)

اللہ تعالیٰ کے فضل کی نسبت سے مالی قربانی میں حصہ لیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے حالات کا جائزہ لیں آپ میں سے وہ خوش نصیب جن کو خدا تعالیٰ نے کثرت سے دولت عطا فرمائی ہے۔ اور ایسے ضرور ہیں۔ وہ یہ جائزہ لیں کہ کیا وہ اس نسبت سے جس نسبت سے اللہ نے ان پر فضل فرمایا ہے' خدا کے حضور مالی قربانی میں لبیک کہتے ہیں کہ نہیں۔

یہ خیال کہ جماعت کے عہدیداران کو کیا پتہ کہ ہمارے پاس کیا ہے' ہمیں کتنا ملتا ہے' یہ ایک بے تعلق اور بے معنی خیال ہے۔ جماعت کے عہدیداران کو خوش کرنے کے لئے تو آپ نے دینا ہی نہیں ہے۔ جس کے حضور پیش کرتے ہیں اسے سب کچھ پتہ ہے۔ کیونکہ دینے والا ہاتھ وہ ہے۔ عطا کرنے والے کو کیسے آپ دھوکہ دے سکتے ہیں۔ جس نے خود آپ کو کچھ دیا ہو آپ کیسے یہ سوچ سکتے ہیں کہ اسے آپ کے حالات کا علم نہیں ہے۔ پس ان عذر کے قصوں کو بھلا دیجئے چھوڑ دیں ان باتوں کو کہ آپ کے اوپر کتنی ذمہ داری ہے اور مالی لحاظ سے لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ اچھے ہیں لیکن عملاً یہ حال نہیں ہے۔

اس قسم کی باتیں عموماً کم چندہ دینے والے کیا کرتے ہیں۔ ان کو بھلا دیجئے اور یہ بات دیکھئے کہ جس خدا نے آپ کو عطا کیا ہے اگر اس کی محبت اور پیار کے اظہار کے لئے آپ اس کے حضور پیش کرتے ہیں تو وہ اسے رکھ نہیں لے گا وہ اسے واپس لوٹائے گا۔ اور وہ چند کر کے واپس لوٹائے گا۔ اور دس گناہ زیادہ کر کے واپس لوٹانا اس نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے۔ وہ کیسے یہ کام کرتا ہے ہم ان اسرار کو نہیں جانتے مگر روزمرہ کی زندگی میں ان کاموں کو ہوتا ہوا دیکھتے ہیں لیکن وہ لوگ جو اخلاص کے اعلیٰ معیار پر قائم ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے کوئی حد قائم نہیں فرمائی۔ فرمایا: پھر جسے وہ چاہے اسے جتنا چاہے بڑھا کر دیتا چلا جائے۔ اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ تو پہلے تو یہ دیکھیں کہ خدا کے معاملے میں کنجوسی کرنا کوئی عقل کا سودا ہے؟ کوئی نفع کا سودا ہے یا گھاٹے کا سودا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی حلیم ہے اور ضروری نہیں کہ ہر کنجوسی کرنے والے کو اس کی کنجوسی کی فوراً سزا دے۔ وہ مستغنی بھی ہے۔ وہ بعض دفعہ پرواہ بھی نہیں کرتا جن سے توقعات نہ ہوں۔ پس خدا کی طرف سے اس معاملہ میں پکڑ کا نہ آنا ایک خطرناک علامت ہے میرا ساری زندگی کا تجربہ ہے کہ نیک لوگوں پر غفلت کے نتیجہ میں احساس دلانے والی پکڑ ضرور جلدی آیا کرتی ہے خدا کی پکڑ کی صرف ایک ہی قسم نہیں

باقی صفحہ 2 پر

جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ محترم مولانا سید احمد علی صاحب شاہ صاحب تحریر کرتے ہیں

میرے چچازاد بھائی سید شریف احمد صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا بیٹا سید مبارک احمد صاحب بعمر 35 سال۔ بادامی باغ لاہور کی فیکٹری میں ملازم تھا۔ 4۔ فروری کی صبح کو اس کو نامعلوم افراد نے فیکٹری میں مار دیا

5 فروری کو خاکسار نے گھٹیالیاں میں جنازہ پڑھایا موصوف کی وفات بڑی دردناک ہے لواحقین کے لئے بڑے صدمہ عظیم کا موجب ہے۔ یہی لڑکا کمانے والا تھا۔ اس کا باپ ضعیف العمر اور آنکھوں سے نابینا ہے۔ والدہ بھی آنکھوں اور ٹانگوں سے معذور ہے۔ بیوی عرصہ سے ٹانگ کی مریضہ ہے پانچ بیٹیاں ہیں بیٹا کوئی نہیں۔ ان حالات میں تمام عزیز سخت تکلیف میں ہیں۔ میں احباب جماعت کی خدمت میں پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ موصوف کی بلندی درجات اور تمام لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں اور کہ خدا ان سب کا کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔

○ مکرم شیخ عبدالمنان صاحب کپورتھلوی (واقف زندگی) لکھتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ امتہ الوہاب بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد خورشید صاحب سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ ملتان کینٹ (جلیل آباد کالونی) مورخہ 9۔ فروری 1996ء بروز جمعہ وفات پاگئیں۔ موصوفہ حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب کپورتھلوی (وفات یافتہ) کی پوتی اور شیخ اللہ داد صاحب (وفات یافتہ) کی بہو تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب آف ناصر آباد ربوہ کی اہلیہ گزشتہ دو ہفتوں سے مختلف عوارض کے باعث بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ حالت فکرمندی والی ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

18- تبلیغ 1375 ھش 18 - فروری 1996ء

خدا کی دوستی -- سب سے دوستی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"میں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو۔ اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں۔ اس کی خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہو گا۔ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے۔ لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا"۔

حضرت صاحب کے اس ارشاد سے کئی باتوں میں ہماری راہ نمائی ہوتی ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ ذاتی طور پر کسی کو دشمن نہ سمجھا جائے۔ اصولی طور پر تو اختلاف ہو سکتا ہے اور اس اختلاف کی وجوہات کو مٹانے کی کوشش کی جا سکتی ہے لیکن یہ سمجھنا کہ فلاں شخص ہماری ذات کا دشمن ہے ایسا سمجھنے سے معاشرہ پھٹ جاتا ہے۔ لوگ ایک دوسرے سے الگ الگ ہو کر ایک دوسرے کے خلاف سوچنے اور عمل کرنے لگتے ہیں۔ اور اسی طرح انسان کے دل میں کینہ پیدا ہوتا ہے۔ بلاوجہ آپ کسی کو اپنا دشمن سمجھیں تو یقیناً آپ کے دل میں اس کے لئے کینہ پیدا ہو گا۔ اور اس کینہ کی وجہ سے آپ بھی اس کے ساتھ دشمنی رکھیں گے اور اس دشمنی کو دور کرنے کی کبھی بھی نہیں سوچیں گے۔ اور اپنے دل میں ہمیشہ ایک خطرہ محسوس کریں گے کہ فلاں شخص جو میرا دشمن ہے وہ ضرور ہر وقت مجھے نقصان پہنچانے کی سوچتا ہے۔ اس بات سے بچنے کے لئے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ ایسا ہونا چاہئے کہ تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ جس شخص کے ساتھ خدا تعالیٰ ہو اس پر اگر اس کا کوئی مزعومہ دشمن وار بھی کرے تو وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دوسرے شخص کے ساتھ خدا تعالیٰ موجود ہے۔ وہ اس کے وار کو ناکارہ بنا دے گا۔ از خود تو انسان ایسا نہیں کر سکتا کہ جو کوئی اس پر وار کرے۔ وار چاہے کیسا ہی ہو۔ اس کا توڑ کیا جا سکے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا توڑ تو ہو بھی جاتا ہے لیکن اگر دشمنی بڑھ جائے۔ بات بڑی ہو جائے تو کسی وار کا بھی توڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ پس پہلا علاج یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کا ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کا ہونے کا کیا مطلب ہے۔ یہی کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرے اور اپنی ہر بات اور اپنے ہر فعل کو اس زمرے میں رکھے جہاں خدا تعالیٰ کی پسندیدگی حاصل ہو سکتی ہو۔ اور ایسا کرنے سے انسان نہ کسی کو اپنا دشمن سمجھے گا۔ نہ خود کسی کا دشمن بنے گا۔ اور اگر کسی کو وہ اپنا دشمن سمجھتا بھی ہے تو خدا تعالیٰ ایسے دشمن کو اس کے ساتھیوں میں شامل کر دیتا ہے۔ اس کے دل میں اس کے لئے محبت اور ہمدردی پیدا کر دیتا ہے۔ اور یہ ہمدردی اور محبت اسے خدمت پر ابھارتے ہیں۔ اسی کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔ اس سے دوستی نہ ہو تو انسان ہر بات غلط انداز میں کرنے پر تل جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے احکام کا اسے خیال ہی نہیں۔ اس بات کو وہ سمجھتا ہی نہیں کہ کونسی بات خدا تعالیٰ کی ناراضگی پیدا کر سکتی ہے۔ اس صورت میں اس کا چال چلن اس کی باتیں اور اس کے اعمال خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہونگے اور اگر خدانخواستہ ایسا ہو تو کسی اور دشمن سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے خدا تعالیٰ ہی اس کا دشمن ہو جائے گا۔ اور اسے پیس کر رکھ دے گا۔ پس حضرت صاحب کے اس ارشاد کے مطابق ہمیں خدا تعالیٰ کے ہو جانا چاہئے۔ تاکہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو اور ہمارے دل میں نہ کسی کے لئے دشمنی پیدا ہو نہ کوئی ہمارے ساتھ دشمنی کر سکے۔ یہی ایک طریق ہے جس سے ہماری یعنی ہم سب کی زندگی بہتر طریق پر بسر ہو سکتی ہے۔ سکون اور اطمینان کے ساتھ۔ خدا ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔

O

جو خزاؤں میں بھی دے شیریں ثمر
مجھ کو مولیٰ نے دیا ایسا شجر

جس کی کوئی آخری منزل نہیں
مل گئی ہے مجھ کو پھر ایسی ڈگر

جس میں ہر سُو چاہتوں کے گل کھلیں
کون دے گا آپ کو ایسا نگر؟

اب تو جاں بھی آخری لمحوں میں ہے
کون دے گا ان کو جا کر یہ خبر

آپ کی باتوں سے لگتا ہے مجھے
جلد ہی ہے آپ کا پھیرا ادھر

آپ ہی کے دم سے رب نے غیب سے
میرے ہاتھوں میں تھما دی ہے سپر

میں نے ناصر ان کی آمد کے لئے
لاکھ اشکوں سے سجایا ہے یہ گھر

فرید احمد ناصر

بولا اور اتنا بولا کہ چُپ لگ گئی اُسے
یوں ہونٹ سِل گئے ہیں کہ کُھلنے نہ پائیں گے
غیروں کو بھی بُھلا نہ سکا جو تمام عمر
اب اس کے اپنے لوگ اُسے بُھول جائیں گے

ابوالاقبال

بقیہ صفحہ 1

ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عقوبت کی بھی اور پکڑ کی بھی بہت سی قسمیں ہیں۔ بعض دفعہ پکڑ ایسی ہوتی ہے جو صرف احساس دلانے کے لئے ہوتی ہے کہ ہیں ہیں! تم سے یہ توقع نہیں تھی۔ یہ کام نہیں کرنا ورنہ میں غالب ہوں۔ مجھ سے بھاگ کر تم الگ نہیں جا سکتے۔ یہ ایک ایسی پکڑ ہے جسے صاحب ایمان اور مخلص ہی جانتا ہے غیروں کو اندازہ ہی نہیں کہ یہ کیا چیز ہوتی ہے۔ اس کا نام ابتلاء نہیں ہے۔ اس کا نام سوائے محبت کی دنیا کے کسی اور دنیا کو معلوم ہی نہیں ہو سکتا۔

(از خطبہ 27- دسمبر 1991ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکار عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نصیحت کے سلسلے میں اپنے خطبہ میں مزید فرماتے ہیں۔

دیکھیں اگر آپ گندم بیجنے کے موسم میں خریف کے کھیت بونے کی کوشش کریں تو اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہو گا۔ جو ربیع کی فصلوں کا وقت ہے اس میں ربیع کی فصلیں ہی کام آتی ہیں۔ جو خریف کی فصل کی کاشت کا وقت ہے اس میں خریف کی فصلیں ہی کاشت کی جاتی ہیں حالانکہ زمین وہی ہے اور بظاہر موسم بھی ویسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ جب سردیوں سے گرمیوں میں داخل ہوتے ہیں تو بظاہر موسم تو ویسا ہی رہے جیسا جب گرمیوں سے سردیوں میں داخل ہوتے ہیں فضا ویسے ہی درمیانے درجے کی خنک یا گرم۔ ویسی ہی اس کے اندر خاص قسم کی اثر انداز باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ کیا ہیں ہم ان کی تفصیل نہیں بیان کر سکتے۔ مگر گرمی سے سردی میں داخل ہو رہے ہوں یا سردی سے گرمی میں داخل ہو رہے ہوں۔ فضا کی لہریں تقریباً ویسا ہی دل پر اثر انداز ہو رہی ہوتی ہیں۔ اور ٹمپریچر اگر دیکھا جائے تو تھرما میٹر کے ذریعے تو اس میں بھی کم و بیش ویسے ہی ٹمپریچر یا درجہ حرارت نظر آئیں گے جیسے چھ مہینے پہلے کے موسم میں تھے۔ غرضیکہ انسان اپنے معائنے کے ذریعے کوئی فرق محسوس نہیں کرتا۔ لیکن اس کے باوجود کچھ فرق ہیں اور بیج ان کو پہچانتے ہیں زمین ان کو پہچانتی ہے۔ اور وہ لوگ جو تجربہ سے جانتے ہیں اور اس بحث میں نہیں پڑتے کہ یہ فرق کیا ہے ان کو یہ پتہ ہے کہ ربیع کے موسم میں ربیع کی فصلیں کاشت کرنی ہیں۔ ان کو یہ پتہ ہے کہ خریف کے موسم میں خریف کی فصلیں کاشت کرنی ہیں۔

پس اسی طرح انسانی طبیعتوں کا حال ہے۔ بعض خاص اوقات قوموں پر آتے ہیں جب خاص قسم کی نصیحتیں ان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ بعض خاص حالات افراد پر آتے ہیں جب خاص قسم کی نصیحتیں ان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اور یہ گہرے مطالعہ کا مضمون ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انسانی فطرت میں خدا تعالیٰ نے یہ ملکہ بھی ودیعت کر دیا ہے کہ فلسفیاتی لحاظ سے آپ اس مضمون کی باریکی کو سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ مگر یہ جان لیتے ہیں کہ کوئی کس موڈ میں ہے۔ اس سے کیسی بات کرنی چاہئے۔ اس کے چہرے پر غم کے آثار ہیں تو کسی بہت بڑے فلاسفر کی ضرورت تو نہیں۔ کہ ان غم کے آثار کا باریکی سے مطالعہ کرے اور پھر یہ فیصلہ کرے کہ لطیفے کی بات کرنی مناسب ہے کہ نہیں مناسب۔ غم کی مجلس میں ہیں۔ کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ کئی دفعہ فکر سے بھی ایسے اثر ظاہر ہو سکتے ہیں۔ جیسے غم سے ہیں۔ لیکن چہرے کا مزاج بتا دیتا ہے کہ اس وقت کیسی بات کرنی ہے۔ اور کیسی نہیں کرنی۔

پس نصیحت میں یہ ساری باتیں دیکھی جاتی ہیں۔ کئی دفعہ کسی کی موجودگی یا عدم موجودگی کا بھی نصیحت پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ بھری مجلس میں آپ ایک بات کہیں تو اس کا اور رد عمل ہوتا ہے۔ الگ بات کریں تو اور رد عمل ہوتا ہے۔ جرمنی سے مجھے کسی نے ایک ٹرکش میٹنگ کے متعلق لکھا تھا کہ ہم نے بہت سے ٹرکش احباب بلائے اور جیسا کہ آپ نے کہا تھا ٹرکش علماء کو بھی بلایا اور جب ہم نے (دعوت الی اللہ) کی گفتگو شروع کی تو ٹرکش عالم صاحب چونکہ ان کو جواب نہیں آتا تھا۔ اپنے سارے ساتھیوں کو لے کر وہاں سے رخصت ہو گئے۔ اب یہ ایک مثال ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ نصیحت کا مضمون کتنے گہرے باریک مطالعہ کو چاہتا ہے۔

میں نے ان کو یہ نہیں کہا تھا کہ آپ ٹرکش علماء کو ان کے مریدوں کی موجودگی میں بلا کر ان سے بات کریں۔ میں یہ بات سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ان لوگوں میں ایک انانیت پائی جاتی ہے۔ تقویٰ کا وہ اعلیٰ معیار نہیں ہے اگر یہ دیکھیں گے کہ ہمارے مریدوں کے سامنے ہماری سبکی ہو رہی ہے۔ تو سب کو ساتھ لے کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور چاہے کلام الٰہی کی دلیل سے ہار کھا رہے ہوں اور ان کا نفس اپنے کو ذلیل ہوتا ہوا محسوس کرتا ہے پس حکمت کے تقاضے بہر حال پورے کرنے ہیں اور نصیحت کرتے وقت حکمت کے تقاضوں کو پیش نظر رکھنا سب سے ضروری ہے۔ کیونکہ نصیحت میں اپنی ذات میں ایک ایسی بات پائی جاتی ہے کہ سننے والا طبعًا اس کے خلاف رد عمل دکھائے گا۔ پس ایسی طرز سے نصیحت کرنا کہ اس کے رد عمل کا کوئی امکان باقی نہ رہے۔ اور طبعی منافرت کے باوجود وہ شخص نصیحت کو قبول کرے یہ وہ فن ہے جو حضرت (-) کی پیروی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتا۔

غیر معمولی اثر کرنے والی نصیحت ہوتی تھی آنحضور ﷺ کی اور بظاہر اس نصیحت کو کسی فصیح و بلیغ کلام سے سجایا نہیں گیا۔ مگر عام سادہ جملے بھی دلوں میں ڈوب جاتے تھے۔ اور حیرت انگیز پاک تبدیلیاں پیدا کر دیتے تھے۔ دیکھنے والا یہ سوچ سکتا ہے کہ یہ کلام مرصع نہیں۔ کوئی خاص سجایا نہیں گیا۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ فصاحت و بلاغت کی تعریف سے ایسا شخص ناواقف ہوتا ہے۔ فصیح و بلیغ کلام کی تعریف یہ ہے کہ موقع و محل کے مطابق ہو۔ پس وہی نصیحت فصیح و بلیغ ہے جو بظاہر الفاظ سے مرصع نہ ہو اور ظاہری الفاظ کی سجاوٹ اس میں نہ پائی جائے مگر اس کے اندر Penetrate ہونے کی 'سرایت کرنے کی صلاحیت پائی جائے۔ وہ چند سادہ الفاظ بڑے بڑے فصیح و بلیغ کلام پر بھی فوقیت لے جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا یہی انداز تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں اتنا گہرا اثر ہوتا تھا کہ وہ دل سے نکلتی تھیں اور دلوں میں ڈوب جاتی تھیں۔ یہ جو میں نے کہا ہے کہ دل سے نکلتی تھیں اور دلوں میں ڈوب جاتی تھیں یہ اس کا سب سے اہم پہلو ہے۔ کیونکہ وہ نصیحت جو دل سے نہ نکلے وہ دلوں میں ڈوبنے کی بھی صلاحیت نہیں رکھتی۔ آنحضرت ﷺ کی ہر نصیحت دل سے اٹھتی تھی اور لازماً دل تک پہنچتی تھی۔ دوسری اہم بات آپؐ کی نصیحتوں میں یہ ملتی ہے کہ آپؐ کی ہر نصیحت آپؐ کے کردار سے ہوتی تھی۔ صرف دل سے نہیں ہوتی تھی۔ آپ کے کردار سے ہوتی تھی اور کردار پر اثر انداز ہو جایا کرتی تھی۔ زندگی بھر آپ نے کبھی کوئی ادنیٰ سی بات بھی ایسی نہیں فرمائی جو آپ کے کردار کا ایک لازمی حصہ نہ ہو۔ اور کسی ایسی بدی سے نہیں روکا جس سے آپ کا نفس پاک نہ ہو۔

پس نصیحت کے لئے جو سب سے زیادہ موثر دو محرکات ہیں وہ آپ کی نصیحتوں میں ملتے تھے۔ اول یہ کہ دل سے اٹھتی تھی اور لازماً دل پر اثر انداز ہوتی تھی۔ پھر کردار سے اٹھتی تھی اور لازماً کردار پر قبضہ کر لیتی تھی۔ پس ان دو پہلوؤں سے اپنی نصیحتوں کو طاقت عطا کریں۔ آنحضرت ﷺ کی چند خاص نصیحتوں پر میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ یہ وہی سلسلہ ہے جو میں نے پہلے سے شروع کر رکھا ہے۔

قصہ پارینہ

شیخ ناصر احمد

ہماری تاریخ

جرمنی سے جرمن زبان میں ایک ماہنامہ شائع ہوتا تھا جس کی ادارت کے فرائض محترم شیخ ناصر احمد صاحب احمدیہ مربی سوئٹزرلینڈ ادا کرتے تھے۔ ان کا ایک مضمون اس ماہنامہ میں "ہماری روز کی روٹی" کے عنوان سے شائع ہوا۔ یہ مضمون جولائی 1956ء کے پرچہ کی زینت بنا۔ اس میں انہوں نے لکھا کہ کیلیفورنین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی نے حال ہی میں دنیا بھر میں خوراک کے متعلق ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ اور یہ رپورٹ اس بات کی تردید کرتی ہے کہ عنقریب دنیا کے کروڑوں انسانوں کو خوراک کی قلت کا مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔ یہ رپورٹ کہتی ہے کہ زمین اور یہ کائنات اتنا رزق اپنے آغوش میں رکھتے ہیں اور چھپے ہوئے خزانے بھی کہ انسان کی خوراک کی ضرورت ایک لمبے عرصے تک آسانی سے پوری کی جا سکتی ہے۔ خوراک کے کئی ایسے ذرائع ہیں اور اسی طرح انرجی کے بھی جو ابھی تک ہمارے علم میں نہیں آئے۔ بلکہ ابھی تک ان کو ہم نے قابل استعمال بھی نہیں بنایا۔ اگر آبادی بہت زیادہ شرح کے ساتھ بھی بڑھنی شروع ہو جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ خوراک کی کمی ہرگز پیدا نہیں ہو گی۔ البتہ یہ کہنا ضروری ہے کہ دنیا ان ذرائع کو ڈھونڈنے اور قابل استعمال بنانے میں کوئی کوشش نہیں کرتی فوڈ اگریکلچر آرگنائزیشن (ایف۔ اے۔ او) جو اقوام متحدہ کا ایک ادارہ ہے نے 1954ء میں ایک رپورٹ شائع کی تھی کہ خوراک کی پیداوار انسانی شرح پیدائش سے زیادہ ہے۔ 1953ء میں انسانی آبادی ڈیڑھ فی صد کے حساب سے بڑھی جبکہ خوراک تین فی صد کے حساب سے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کلام الٰہی میں یہ لکھا ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دنیا بھر کے لئے خاصی زیادہ خوراک پیدا کر رکھی ہے۔ نہ صرف انسانوں کے لئے بلکہ ہر قسم کے جاندار کے لئے۔ وہ زمین پر بستا ہو ہوا میں رہتا ہو۔ یا پانی میں اس کا قیام ہو۔ اس کے لئے خوراک موجود ہے۔ ایسا دن کبھی نہیں آئے گا جب انسان یا دوسرے جانور مخلوقات بھوکوں مرنے لگیں محض اس لئے کہ اسے خوراک نہیں ملی۔ انسانی شرح آبادی میں کتنی ہی زیادتی کیوں نہ ہو جائے۔ ایسا نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے خوراک پیدا کی ہوئی ہے انسان اور صرف انسان ایسی بہت سی صورتیں پیدا کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے (اور یہ بات بھی اس کی کسی نہ کسی غلطی کا نتیجہ ہوتی ہے) وہ بہت زیادہ خرچ کرتا ہے۔ اور قدرت کی دی ہوئی چیزوں کو عیش و عشرت میں صرف کر دیتا ہے۔ یا قدرتی ذرائع کو معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کلام الٰہی میں لکھا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے اس کے لئے فراخی عطا کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں تنگی پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ بندوں کو نہایت اچھی طرح جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اپنے بچوں کو غربت کے ڈر کی وجہ سے قتل نہ کرو کیونکہ ہم انہیں بھی اور تمہیں بھی رزق دیتے ہیں۔ اور اگر اللہ رزق کو اپنے بندوں کے لئے ضرورت سے زیادہ پیدا کر دے تو وہ زمین میں فساد کرنے لگیں گے بغاوت پر آمادہ ہو جائیں گے۔ وہ ان کی ضرورت کے مطابق ضروری مقدار میں ان کے لئے رزق عطا کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ سب کچھ جانتا ہے اور وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ اور اس کے بندے اس کی نظر میں ہیں۔

انسان بعض اوقات خوراک کو تقسیم کرنے کے معاملے میں بھونچکا ہو جاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ کافی پیدا کرنے والوں نے کافی جلا دی اور زمین میں مکئی دوبارہ بو دی۔ تاکہ انہیں کافی کم قیمت پر فروخت نہ کرنی پڑے۔ آج کل اشیائے خورونوش تباہ تو نہیں کی جاتیں لیکن ان کا ذخیرہ کر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

گزشتہ دنوں بات ہو رہی تھی خود اعتمادی پر- خود اعتمادی کیا ہے خود اعتمادی کے نہ ہونے کا کیا مطلب ہے خود اعتمادی ضرورت سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے کہ نہیں- اور خود اعتمادی نہ ہو تو پیدا کس طرح کی جا سکتی ہے- یہ ساری باتیں یکے بعد دیگرے زیر بحث آئیں- جب یہ باتیں زیر بحث آرہی تھیں- تو ہمیں بلب کے موجد کا خیال آیا جب اس نے پہلا بلب تیار کر لیا تو کہتے ہیں کہ اس نے اپنے ایک گیارہ بارہ سالہ ساتھ کام کرنے والے لڑکے کو وہ دیا کہ اوپر کی منزل میں جا کر فلاں شخص کو دے آ- جب لڑکا سیڑھیاں چڑھ رہا تھا تو اس سے بلب گرا اور بلب ٹوٹ گیا- اور اس نے آکر بلب کے موجد کو بتایا کہ بلب ٹوٹ گیا ہے- اس نے پھر ایک اور بلب بنایا اور اسی لڑکے کو دیا کہ یہ بلب لے جاؤ اور اوپر فلاں شخص کو دو- اس کے ساتھ بیٹھنے والوں نے کہا کہ یہ آپ نے کیا کیا- اس نے تو پہلے ہی ایک بلب توڑ دیا تھا- اب پھر توڑ دے گا- اور اب شائد اس سے پھر بلب ٹوٹ ہی جائے- بلب کا موجد کہنے لگا کہ اگر میں اسے دوسری بار بلب نہ دیتا تو اس میں خود اعتمادی کبھی پیدا نہ ہو سکتی- اور یہ دنیا میں کوئی کام نہ کر سکتا میں نے اسے دوسرا بلب بھی دیا ہے کہ اوپر لے جاؤ اور بے شک توڑ ہی دیوے لیکن اس کے دل میں خود اعتمادی پیدا ہو جائے گی- اور وہ یہ سمجھنے لگے گا کہ میں بھی کسی کام کے قابل ہوں- اسی لئے تو مجھے کہا جاتا ہے کہ فلاں کام کرو- اور ایک دفعہ وہ کام غلط ہو جانے کے باوجود پھر مجھے وہ کام کرنے کے لئے کہا جاتا ہے- یہ مثال اس لئے یاد آئی کہ اعتماد پیدا کرنے کے لئے یہ واقعہ بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے-

ویسے خود اعتمادی ہے کیا- خود اعتمادی اس بات کا نام ہے کہ انسان یہ سمجھے کہ میں یہ کام کر سکتا ہوں اور وہ کرنا شروع کر دے- ہو سکتا ہے وہ نہ کر سکے یا کرے تو غلط کرے- لیکن اس کے دل میں اس خیال کا پیدا ہونا کہ میں یہ کام کر سکتا ہوں اور مجھے بغیر کسی دوسرے سے مدد لئے یہ کام کر لینا چاہئے- اس کا نام ہے خود اعتمادی- اور جب انسان کوئی کام کرنا چاہے اور ہچکچاتا رہے کہ شائد ٹھیک ہو یا غلط اور وہ کر نہ پائے- یا کر بھی پائے تو سمجھتا ہی رہے کہ پتہ نہیں یہ کام کس طرح ہو گیا ہے میرا تو خیال تھا میں یہ کام نہیں کر سکتا- تو اسے کہتے ہیں بے اعتمادی- اپنے آپ میں اعتماد کا نہ ہونا- اعتماد ضرورت سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے- کہ انسان ہر کام میں ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرے چاہے اس کے کرنے کا ہو یا نہ کرنے کا ہو- وہ جانتا بھی ہو کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا لیکن کہے کہ میں کروں گا- تو ضرورت سے زیادہ اعتماد کا پیدا ہونا بعض اوقات انسان کو غلط راہ پر بھی لگا دیتا ہے- اور لوگوں کے لئے ہنسی کا سامان پیدا کر دیتا ہے- لیکن بہرحال خود اعتمادی ضرور ہونی چاہئے- ایک خاتون کے متعلق سنا کہ اپنے خاوند کے ساتھ موٹر سائیکل پر کہیں جا رہی تھی- موٹر سائیکل پھسل گیا اس کے چوٹیں آئیں ڈاکٹر سے مرہم پٹی کروائی اور اس کے خاوند کہنے لگے کہ اب موٹر سائیکل پر سوار ہونے کی بجائے یونہی اس کو لے جاتے ہیں وہ کہنے لگیں کہ نہیں آپ موٹر سائیکل چلائیں میں اس کے اوپر بیٹھوں گی- میں آج نہ بیٹھی تو پھر شائد مجھ میں موٹر سائیکل پر بیٹھنے کا کبھی حوصلہ پیدا نہ ہو گا- یہ ہے خود اعتمادی کی مثال- ایک اور نوجوان سے اس کے والد نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو سیمنٹ کی ایجنسی لے دیتا ہوں- آپ کام کریں- نوجوان کہنے لگا کہ سیمنٹ کی ایجنسی تو لے دیں لیکن آپ خود میرے ساتھ کام کریں- آپ اس کے مینیجر ہوں اور میں باقی سارے کام کروں گا- میں مینیجر نہیں بننا چاہتا- اور مینیجر بن نہیں سکتا کیونکہ میں دوسرے کا بتایا ہوا کام تو کر سکتا ہوں لیکن خود یہ فیصلہ نہیں کر سکتا کہ مجھے کام کس طرح کرنا چاہئے- یہ ہے بے اعتمادی کی مثال-

بہرحال خود اعتمادی پیدا کی جا سکتی ہے- اور بچپن سے ہی خود اعتمادی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے- اگرچہ ہم بچے کو انگلی پکڑا کر چلاتے ہیں- لیکن کبھی کبھی جب ہم انگلی چھوڑ دیتے ہیں تو یا تو وہ وہیں ٹھہر جاتا ہے اور بیٹھ جاتا ہے یا پھر کوشش کرتا ہے اور دو چار قدم آگے بڑھا لیتا ہے- جو بچہ وہیں بیٹھ جاتا ہے اس میں خود اعتمادی کی کمی ہے- اور جو بچہ دو چار قدم آگے بڑھاتا ہے وہ خود اعتمادی کی طرف آگے بڑھ رہا ہے اور آہستہ آہستہ اس میں مکمل طور پر خود اعتمادی پیدا ہو جائے گی- گھر کے کام کاج کے سلسلے میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے بعض اوقات مائیں اپنے بچوں سے کوئی کام کہتی ہیں تو بعض بچے اس لئے وہ کام نہیں کرتے کہ ان میں اعتماد نہیں ہوتا کہ وہ کر سکیں گے اور بعض بچے دوڑتے بھاگتے وہ کام کر لیتے ہیں حالانکہ ماں کو بھی یہ بات نظر آتی تھی کہ کام ہے تو مشکل لیکن کہہ کے دیکھیں تو- اس نے کہا اور بچے نے کام کر دیا- یہاں بھی اعتماد اور بے اعتمادی کی مثالیں سامنے نظر آتی ہیں لیکن بہرحال والدین کو معاشرے کو اور اساتذہ کو چاہئے کہ وہ بچپن ہی سے بچوں میں اعتماد پیدا کرنے کی کوشش کریں- انہیں اس بات کا حوصلہ دلائیں کہ وہ کام کر سکتے ہیں- ان سے کام کروائیں اور اگر ایک دفعہ وہ ٹھیک نہ بھی کریں تو پھر ان سے کام کروائیں اور انہیں بتائیں کہ آہستہ آہستہ کام ٹھیک ہونے لگے گا- یہ بات بچوں میں خود اعتمادی پیدا کرے گی-

جس بحث کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ تو بغیر کسی نتیجہ کے ختم ہو گئی تھی- لیکن اب ہم نے خود اعتمادی کے متعلق کچھ باتیں بیان کر دی ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ اگر ہمارے قارئین اس سلسلے میں کچھ کہنا چاہیں تو وہ بھی اپنے خیالات کا اظہار ضرور کریں- یاد رہے کہ اصل موضوع خود اعتمادی ہے- اس کے جملہ پہلوؤں پر آپ بات کر سکتے ہیں-

---

یادرفتگان .... جمیلہ بیگم رانا

محترمہ نسیمہ بیگم صاحبہ

محترمہ نسیم بیگم صاحبہ مجھ سے بڑی بہن تھیں قادیان کے نزدیک ایک گاؤں ہے جس کا نام لنگروال ہے- جس میں حضرت دین محمد صاحب جو کہ حضرت بانی سلسلہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے رفیق تھے- علاقہ کے ایک خاصے بڑے زمیندار تھے- ان کے بیٹے جو کہ میرے ابا جان تھے مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب کے ہاں میری یہ پیاری بہن نسیمہ بیگم صاحبہ 1935ء میں پیدا ہوئیں-

آپ نے ابتدائی تعلیم اور دینی تعلیم قادیان میں حاصل کی- اور وہاں سے نقل مکانی کر کے پتوکی ضلع قصور میں آباد ہوئے- آپ دین کے لئے مال اولاد جذبات ہر قسم کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہتی تھیں اور ہر تحریک کا چندہ بڑھ چڑھ کر بخوشی دیتی تھیں- آپ دعاگو تھیں- مہمان نواز تھیں- اور اپنے گھر کے ارد گرد ہمیشہ غریبوں کا خیال رکھتیں- جو بھی پکاتی تھیں- اس میں غریبوں کے گھر ضرور کچھ نہ کچھ دیتی تھیں- کسی غریب کی مدد کرنا اپنا پہلا فرض خیال کرتی تھیں- آپ نے غریبی میں بھی ہمیشہ خدا پر کامل یقین رکھا- اور بچوں کی تربیت اس رنگ میں کی- کہ سب بچے سلسلہ سے سچی محبت کرنے والے وجود ہیں آپ کو سلسلہ سے خاص لگاؤ تھا- جب بھی جماعت کی طرف سے کسی چندہ کی تحریک آتی- آپ بڑھ چڑھ حصہ لیتی تھیں- اپنے گھر میں لجنہ کا اجلاس بلواتی تھیں- عبادات پابندی کے ساتھ ادا کرتی تھیں- جب ربوہ میں جلسہ سالانہ ہوا کرتا تھا- تو ہماری آپا جان ایک ماہ پہلے ہی تیاری کرنا شروع کر دیتی تھیں- اور سب بچوں کے ساتھ بڑے ہی شوق کے ساتھ جلسہ سالانہ پر جاتی تھیں- وہ بہت ہی نیک عادات اعلیٰ اخلاق کی حامل تھیں دوسروں سے محبت کا برتاؤ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا- ہر ایک کے دکھ درد میں ہمیشہ شریک ہوتیں- اپنی زندگی میں خاوند کی جس وفاداری سے خدمت کی وہ قابل رشک ہے- آپ اچھی بیوی اچھی ماں اور اچھی بہن تھیں- اپنے بہن بھائیوں میں جب بھی کوئی اللہ کو پیارا ہوا ہمیشہ صبر کا نمونہ دکھایا- اپنے بھائی محترم مرزا محمد سعید بیگ صاحب سابق صدر پتوکی سے بڑا پیار کرتی تھیں- الغرض ہر عہدے دار کی بڑی ہی عزت کرتی تھیں- ہر عہدے دار کو وہ دین کا سپاہی خیال کرتی تھیں- میری والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد انہوں نے مجھے ماں جیسا پیار دیا- میرے خاوند رانا مبارک احمد صاحب کو اکتوبر 95ء میں ہارٹ اٹیک ہوا تو ساری ساری رات دعائیں کرتی رہیں- اور مجھے دن رات تسلی دیتی رہیں-

ایک سال پہلے اپریل 1994ء کو لاہور آئیں تو میرے میاں رانا مبارک احمد صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سے کہنے لگیں- کہ میں نے وصیت کرنی ہے- زندگی کا کیا بھروسہ- چنانچہ آپ نے وصیت کروالی- اور پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر چندہ دینا شروع کر دیا- جب ان کی وصیت منظور ہو کر آئی تو بہت ہی خوشی کا اظہار کیا- چنانچہ آپا جان کی وفات کی خبر سن کر ہم پتوکی پہنچے- ایسا معلوم ہوا جیسے پرسکون سو رہی ہیں- صبح مورخہ 3- جنوری 1996ء کو محترم امان اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع قصور نے جنازہ پڑھایا- جس میں پتوکی کی جماعت اور غیر جماعت کے علاوہ بھی بہت سے احباب شریک ہوئے اور پوری بس میں اپنے اور غیر ربوہ کے لئے روانہ ہوئے- ربوہ میں مکرم عبد السلام طاہر صاحب مربی سلسلہ نے مغرب کے بعد بیت المحمود میں جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں آپ کو دفن کیا گیا- آپ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے- آج وہ ہم میں نہیں ہیں لیکن ان کی شفقت محبت پیار اور نیکیاں اسی طرح یاد آرہی ہیں-

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری بہن نسیم بیگم صاحبہ کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹے اور ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے- اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے-

---

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں-

بدی کی دو قسمیں ہیں ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا اس کی عظمت کو نہ جاننا- اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا- دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا- ان کے حقوق ادا نہ کرنا- اب چاہئے کہ دونوں قسم کی خرابی نہ کرو- خدا کی اطاعت پر قائم رہو- جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو- خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو- (کلام الٰہی) کو بہت غور سے پڑھو اس پر عمل کرو- ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو- پانچوں وقت (عبادت) کو قائم رکھو- غرضیکہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو- بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بے جا کینے بغض و حسد سے پاک کرو- یہ باتیں ہیں جو خدا تم سے چاہتا ہے-

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالاعلیٰ نجم الثاقب

ہمارا خاندان

1- قاضی عطاء اللہ صاحب خاکسار کے پڑدادا جان- ان کے ذریعے سے احمدیت ہمارے خاندان میں داخل ہوئی-

2- مکرم قاضی محمد اکبر صاحب ان کے بھائی- اولین رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- جموں صوبہ کی سب سے بڑی جماعت چارکوٹ مکرم قاضی صاحب موصوف کی کوششوں کا ثمرہ تھا-

3- مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب خاکسار کے دادا جان لمبا عرصہ (تا وفات) صدر جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں (ضلع گوجرانوالہ) سیکرٹری اصلاح وارشاد و سیکرٹری تربیت گرمولہ ورکاں رہے-اور عبادات کے امام بھی تھے-

4- مکرم عبدالمنان صاحب طاہر- ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل مظفر آباد- آزاد کشمیر خاکسار کے تایا جان آجکل ناظم انصار اللہ ضلع مظفر آباد اور ناظم دعوت الی اللہ ہیں- قبل ازیں 1957ء تا 1989ء سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مظفر آباد رہ چکے ہیں-

5- مکرم عبدالودود طارق صاحب خاکسار کے والد صاحب پہلے صدر (63-1962ء) جماعت احمدیہ چکار ضلع مظفر آباد- قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع مظفر آباد- زعیم انصار اللہ باب الابواب ربوہ اور سیکرٹری تعلیم مجلس انصار اللہ باب الابواب کے طور پر خدمات سرانجام دے چکے ہیں-

6- مکرم عبدالباری صاحب چچا جان صدر جماعت احمدیہ نیریاں شریف ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

7- مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ پھوپھو جان 25 سال سے زائد عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ گرمولہ ورکاں کے طور پر خدمات سرانجام دی ہیں- آجکل سیکرٹری اصلاح وارشاد ہیں-

8- مکرم عبدالعزیز صاحب شاد پھوپھا جان- سیکرٹری اصلاح وارشاد کے طور پر خدمات سر انجام دیں-

9- مکرم عبدالمومن صاحب طاہر پھوپھی زاد بھائی- ایڈیٹر رسالہ "التقویٰ" (لندن) مربی سلسلہ و فارغ التحصیل جامعہ "الازہر (قاہرہ) حضرت صاحب کے خطبات کا عربی میں رواں ترجمہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر کرتے ہیں-

10- مکرم عبدالشکور صاحب پھوپھی زاد بھائی نائب قائد خدام الاحمدیہ گرمولہ ورکاں (ضلع گوجرانوالہ) اور ناظم صحت جسمانی کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں- آج کل عملہ حفاظت خاص میں کام کر رہے ہیں-

11- مکرم عبدالباسط صاحب پھوپھو زاد بھائی- حلقہ بیت المبارک میں منتظم اطفال رہ چکے ہیں آج کل جرمنی میں منتظم تربیت ہیں-

12- مکرم عبدالبصیر صاحب پھوپھو زاد بھائی سابق صدر جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں' سیکرٹری واقفین نو کے طور پر خدمات سرانجام دے چکے ہیں- آجکل جرمنی میں صدر جماعت احمدیہ Wiesbaden ہیں-

13- مکرم عبدالکریم صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ-(پھوپھو زاد بھائی)

14- مکرم عبدالقیوم صاحب پھوپھو زاد بھائی- نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گرمولہ ورکاں اور ناظم اصلاح وارشاد کے طور پر کام کر چکے ہیں-

15- مکرم عبدالودود صاحب پھوپھو زاد بھائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ گرمولہ و سیکرٹری اصلاح وارشاد و ناظم تربیت و ناظم مال رہ چکے ہیں- آجکل سیکرٹری واقفین نو حلقہ گرمولہ ورکاں ہیں-

16- مکرمہ مریم صدیقہ اہلیہ عبدالبصیر صاحب- صدر لجنہ اماء اللہ گرمولہ ورکاں کے طور پر کام سرانجام دے رہی ہیں-

17- مکرم عبدالمنان صاحب تایا زاد بھائی ناظم اطفال ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر کے طور پر کام کر چکے ہیں-

18- مکرم راجہ محمد سلیم صاحب (ماموں) قائد ضلع مجلس خدالاحمدیہ میرپور آزاد کشمیر و قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ مظفر آباد سیکرٹری دعوت الی اللہ جماعت احمدیہ میرپور کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں-

19- مکرم راجہ محمد حنیف صاحب کوکب خاکسار کے ماموں ہیں- زعیم خدام الاحمدیہ باب الابواب رہ چکے ہیں- میرپور آزاد کشمیر میں کچھ دیر کے لئے اسیر راہ مولیٰ رہے- بطور ناظم مال علاقہ گوجرانوالہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں-

20- مکرمہ راجہ محمد اکبر صاحب اقبال ماموں- معتمد و منتظم تعلیم و منتظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ باب الابواب رہ چکے ہیں-

21- مکرمہ امتہ اللہ جلیل صاحبہ خالہ- سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ باب الابواب کے طور پر خدمات سرانجام دے چکی ہیں-

22- مکرمہ صابرہ طارق صاحبہ والدہ- نائب صدر لجنہ اماء اللہ باب الابواب و سیکرٹری اصلاح وارشاد کے طور پر خدمات سرانجام دے چکی ہیں-

23- مکرم کلیم احمد صاحب نوید چچا زاد بھائی- معتمد مجلس خدام الاحمدیہ گرمولہ ورکاں و ناظم اصلاح وارشاد کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں-

24- مکرم فہیم احمد صاحب شاہد کزن- مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ-

25- مکرم شمیم احمد صاحب نیر کزن جامعہ احمدیہ (ربوہ) میں آخری سال کے طالب علم ہیں-

26- مکرم عبدالہادی توقیر صاحب- چچا قائد مجلس خدام الاحمدیہ گرمولہ ورکاں' قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر و ناظم اطفال گرمولہ ورکاں رہ چکے ہیں- آج کل نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کوٹلی و سیکرٹری واقفین نو ضلع کوٹلی کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں-

27- مکرم نعیم احمد صاحب ساقی (کزن) سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ گرمولہ رہ چکے ہیں-

28- مکرم عبدالقدوس صاحب ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ گرمولہ ورکاں

30- مکرمہ امتہ الرشید شوکت صاحبہ- ممانی- سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ میرپور آزاد کشمیر کے طور پر خدمت کر رہی ہیں-

31- مکرم مولوی محمد حسین صاحب- ان کے والد محترم المعروف سبز پگڑی والے مولوی صاحب-

32- مکرمہ ناعمہ طارق صاحبہ بہن سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ باب الابواب کے طور پر خدمات سر انجام دے رہی ہیں-

33- مکرم عطاء العلیم صاحب بھائی مجلس اطفال الاحمدیہ باب الابواب میں سیکرٹری تربیت' سیکرٹری خدمت خلق' سیکرٹری تعلیم کے طور پر خدمت کی ہے-

34- مکرم عبدالحی صاحب منصور- بھائی منتظم امور طلباء و منتظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ باب الابواب ربوہ رہ چکے ہیں-

35- مکرم راجہ محمد حسین صاحب- نانا جان عرصہ دراز تک سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک جمال ضلع جہلم کے طور پر خدمات سرانجام دی ہیں-

36- مکرمہ نجم النساء صاحبہ بھانجی صدر لجنہ اماء اللہ نیریاں شریف ضلع کوٹلی آزاد و کشمیر کے طور پر خدمات سرانجام دے رہی ہیں-

37- مکرم طارق غنی صاحب کزن- معلم وقف جدید کے طور پر سندھ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں-

38- مکرم اسماعیل مبارک احمد سامی صاحب والد صاحب کے کزن- قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر کے طور خدمات سرانجام دے رہے ہیں-

39- مکرم ذوالقرنین احمد صاحب ان کے بھائی ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ ٹنچ بھاٹہ کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں-

40- مکرم ذوالمعارج احمد صاحب ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ٹنچ بھاٹہ راولپنڈی کے طور پر کام کر رہے ہیں-

41- مکرم حافظ عبدالرحمان صاحب کزن مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

42- مکرم حافظ عبدالحی صاحب- کزن متعلم جامعہ احمدیہ (شاہد)

43- خاکسار عبدالاعلیٰ نجم الثاقب سابق زعیم مجلس خدام الاحمدیہ باب الابواب ربوہ ناظم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد شرقی- معاون مدیر ماہنامہ تشحیذ الاذہان- سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ- کے طور پر خدمت کر چکا ہے- آجکل بطور معتمد خدام الاحمدیہ باب الابواب کام کر رہا ہے-

---

یادرفتگان .... ڈاکٹر عطاء الرحمان

محترم بابو عبدالحلیم صاحب

میرے والد محترم بابو عبدالحلیم صاحب جو حضرت عبدالحکیم صاحب کے فرزند تھے- ایک لمبی علالت کے بعد 15- دسمبر 95ء کو انتقال فرما گئے- والد محترم 1905ء میں بمقام انبالہ (انڈیا) میں پیدا ہوئے- اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے نوے برس کی عمر پائی- سات سال کی عمر میں آپ کے والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا- تو ہمارے نانا جان حضرت بابو عبدالرحمٰن صاحب انبالوی نے آپ کی تربیت اور پرورش کی- آپ پیدائشی احمدی تھے شروع سے ہی بہت شریف- نیک اور دیندار تھے- پارٹیشن سے قبل آپ انبالہ جماعت میں سیکرٹری مال تھے- پارٹیشن کے بعد جھنگ میں رہائش اختیار فرمائی- یہاں بھی جو کام سلسلہ کی طرف سے آپ کے سپرد کیا جاتا بشاشت سے بجالاتے حضرت امام جماعت الثالث جبکہ آپ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل ہوتے تھے کام کے سلسلہ میں جھنگ تشریف لاتے تو وہ والد محترم کے سپرد فرماتے تو حضرت والد صاحب بڑی خوشی و مسرت کے ساتھ بھرپور توجہ سے اور محنت سے کام سرانجام دیتے جس سے حضرت صاحب کو کسی دقت یا پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑتا تھا-

موصوف بہت سی خوبیوں کے مالک تھے- مفوضہ کام بڑی دیانتداری سے سرانجام دیتے- نہایت مخلص' بہت دعاگو' اور صاف گو انسان تھے- اس کے ساتھ ساتھ بڑے بااصول بھی تھے- جماعت احمدیہ جھنگ صدر کے مخلص وفات یافتہ گروپ میں سے ایک آپ بھی تھے- جن میں محترم حضرت بابو فقیر علی صاحب کے فرزند محترم میاں محمد بشیر احمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ- حضرت ماسٹر علی محمد صاحب سیکرٹری مال'

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

طالبان کو ربانی مخالف الائنس میں شمولیت کی پیشکش

افغانستان کے سابق وزیر اعظم گلبدین حکمت یار نے طالبان پر زور دیا ہے کہ وہ افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی کے خلاف اپوزیشن اتحاد میں شامل ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ طالبان کو اس میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ ورنہ وہ مشکلات کا شکار ہو جائیں گے۔

افغانستان میں مزید جنگ کے خدشات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ طالبان کو ہماری نصیحت ہے کہ وہ وقت ضائع نہ کریں کیونکہ وہ اکیلے افغانستان کا مسئلہ حل نہیں کر سکتے۔ مسٹر حکمت یار اسلام آباد میں افغانستان کی اپوزیشن پارٹیوں کے درمیان چار روز سے جاری شدہ بات چیت کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس بات چیت کا مقصد صدر ربانی کے خلاف اپوزیشن کا متحدہ الائنس بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سٹوڈنٹ ملیشیا اکیلے طور پر کابل کو فتح نہیں کر سکتی اور نہ ہی کابل حکومت کے خلاف جنگ کر سکتی ہے۔ اگر اپوزیشن کا متحدہ لائنس نہ بنا تو طالبان سخت مشکلات کا شکار ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں ایک نئی جنگ کی تیاری جاری ہے۔ کابل پر بھی حملہ ہو گا۔ مگر ہم نہیں جانتے کہ یہ حملہ کون کرے گا۔ اس کے علاوہ افغانستان کے صوبوں ہرات اور فرح میں بھی جنگ متوقع ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہماری چار جماعتی اپوزیشن جنگ سے بچنے کے لئے صدر ربانی سے افغانستان کے اندر یا باہر کسی بھی جگہ پر بات چیت کے لئے تیار ہے بشرطیکہ افغان حکومت مسئلے کا حل تلاش کرنے میں سنجیدہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ چار جماعتی اپوزیشن اتحاد کو صدر ربانی کے استعفے کا مطالبہ نہیں کرنا چاہئے۔ تاکہ بات چیت شروع کی جا سکے۔ انہوں نے پاکستان سے اپیل کی کہ وہ افغان پارٹیوں کے سربراہوں کی کانفرنس کی میزبانی قبول کرے جس میں ربانی بھی شامل ہوں۔

انہوں نے کہا کہ اگر صدر ربانی بیرونی ملکوں کے تعاون سے معاملے کو لٹکائے رکھنے کی کوشش کریں گے تو ان کی حکومت کو ختم کرنے کے لئے ایک وسیع تر سیاسی اور فوجی اتحاد وجود میں آ جائے گا۔ اس مقصد کے لئے بات چیت تعمیری انداز میں آگے بڑھ رہی ہے اور میں اس سے مطمئن ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اگر گرینڈ کولیشن کا قیام ہو جائے تو ربانی حکومت کو دنوں میں ہٹایا جا سکتا ہے۔ تاہم اگر ایسا اتحاد نہ بھی بنا تو یہ گروپ علیحدہ علیحدہ جنگ کریں گے اور ان میں سے کسی ایک پر ربانی حکومت کا حملہ ان سب کے خلاف اعلان جنگ متصور ہو گا۔ انہوں نے روس اور بھارت پر الزام عائد کیا کہ وہ ناجائز طور پر ربانی حکومت کی طرفداری کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں بیرونی ملکوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ اپنی مداخلت بند کریں۔

○○○

روس- سرب افسران کے حمایت میں

روس کی وزارت خارجہ کے ایک سینئر افسر نے گزشتہ روز کہا ہے کہ سربوں کی افواج کے دو سینئر افسران کی سرائیوو سے ہالینڈ منتقلی بوسنیا کے امن کے سارے عمل کو ختم کر سکتی ہے۔ ان افسران میں ایک جنرل اور ایک کرنل شامل ہیں۔ ان کو بوسنیا کی پولیس نے جنگی جرائم میں شامل ہونے کے الزام میں سرائیوو کے نواح سے گرفتار کر کے جنگی جرائم کے ٹربیونل کے سامنے پیش کرنے کے لئے ہالینڈ بھجوا دیا ہے جہاں ہیگ میں اس ٹربیونل کا اجلاس ہو رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ ایک خطرناک اقدام ہے اور یہ ایک فریق کو جوابی کارروائی پر مجبور کر سکتا ہے۔ اس اقدام سے فریقین کے درمیان بے اعتمادی پیدا ہو گی اور اعتماد کے فقدان سے امن کا عمل آگے بڑھنے کی امید نہیں کی جا سکتی۔

جنرل جوردے جوکک اور کرنل الیسکار کرسما نووچ کو سوموار کے دن ہالینڈ کی ایک جیل میں پہنچا دیا گیا ہے جہاں سے وہ جنگی جرائم کی تحقیقات کرنے والے ٹربیونل کے سامنے پیش ہوں گے۔

ان افسران کی گرفتاری کے بعد سربوں نے اقوام متحدہ کی امن فوج سے اپنے روابط منقطع کر دیئے تھے۔ جس کے بعد امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر رچرڈ ہالبروک کو بوسنیا اور سرب علاقوں کا دورہ کرنا پڑا۔

یاد رہے کہ ڈیٹن امن معاہدے میں فریقین نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ وہ جنگی جرائم کے ٹربیونل کی کارروائی کے ساتھ تعاون کریں گے۔

اب جب متعلقہ ملزمان میں سے صرف دو کو گرفتار کیا گیا ہے تو سربوں نے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ شاید ان کا خیال تھا کہ وہ ٹربیونل سے تعاون کے صرف زبانی پابند ہیں اور عملی طور پر اس کی نوبت نہ آئے گی۔ ان افسران پر ہزاروں بوسنین شہریوں کو ہلاک کر دینے کے سنگین الزامات عائد کئے گئے ہیں۔

سربوں نے اس احتجاج کے طور پر آسٹریا کے دارالحکومت سربیا میں جاری شدہ ان مذاکرات کا بھی بائیکاٹ کر دیا ہے جس میں بوسنیا اور سربیا کے علاقوں کو غیر مسلح کرنے کے بارے میں بات چیت ہو رہی ہے۔ دیگر چار نمائندگان نے مذاکرات میں شرکت کی جن میں کروشیا، بوسنیا اور مسلم کروٹ فیڈریشن کے نمائندگان اور سابق یوگوسلاویہ کے نمائندگان شامل ہیں۔

○○○

جرمنی کی مکمل حمایت

جرمنی کے وزیر خارجہ مسٹر کلاس کینکل نے کہا ہے کہ وہ یورپین برادری کے نمائندے کی ان کوششوں کی مکمل حمایت کرتے ہیں جو زاغرب میں سرحدوں کے از سر نو تعین کا کام کر رہے ہیں تاکہ اس علاقے میں سربوں اور بوسنین کے درمیان کشیدگی کو کم کیا جا سکے۔ انہوں نے کروشیا کے صدر فرینکو تجمان کو کہا ہے کہ ان کو اپنی ان بین الاقوامی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہئے جو ڈیٹن امن سمجھوتے کے تحت ان پر عائد ہوتی ہیں۔

○○○

بنگلہ دیش کا بحران

بنگلہ دیش میں عام انتخابات کا اپوزیشن پارٹیوں نے بائیکاٹ کر رکھا ہے اور ان انتخابات کو روکنے کے لئے ملک بھر میں ہنگاموں اور تشدد کا بازار گرم ہے، اس وقت صورت حال اس طرح بگڑتی جا رہی ہے کہ مبصرین کا خیال ہے کہ صورت حال درست نہ ہوئی تو فوج مداخلت کر سکتی ہے۔ بنگلہ دیش میں فوج کی مداخلت کئی بار ہو چکی ہے۔ سابق صدر جنرل ضیاء الرحمٰن، جن کی بیوہ خالدہ ضیاء اس وقت بنگلہ دیش کی وزیر اعظم ہیں اور سابق صدر حسین محمد ارشاد نے ملکی صورت حال میں مداخلت کر کے کئی سال تک اپنا اقتدار قائم رکھا تھا۔ 1991ء میں جمہوریت بحال ہونے کے بعد فوج پس پردہ چلی گئی تھی، مگر اب بھی وہاں پر فوج بڑی طاقت کی مالک ہے اور ملکی نظام میں خاموشی کے ساتھ اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بنگلہ دیشی جرنیل صورت حال پر کسی واضح تبصرے سے گریز کر رہے ہیں لیکن یہ بات واضح ہے کہ وہ ساری صورت حال کا بڑے غور سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔

بنگلہ دیش کی فوج جو ایک لاکھ افسروں اور جوانوں پر مشتمل ہے 1975ء سے 1990ء تک کسی نہ کسی صورت میں برسراقتدار رہی ہے۔ چونکہ انتخابات سے بھی اس دو سالہ قدیم سیاسی بحران کا حل سامنے آتا دکھائی نہیں دے رہا اس لئے خطرہ ہے کہ صورت حال کو معمول پر لانے کے بہانے سے فوج مداخت کر دے۔ اس وقت فوج ملک کی سرحدوں کی حفاظت کے علاوہ اندرون ملک امن قائم کرنے کی ڈیوٹی پر بھی مامور ہے۔ اور عام انتخابات کے انعقاد میں بھی فوج سے مدد لی جا رہی ہے۔ فوجی جوان الیکشن کی نگرانی کر رہے ہیں تاکہ ووٹروں کو اپنی رائے دینے کا بلاخوف وخطر موقع دیا جا سکے۔

غزہ ائرپورٹ فلسطینی اسرائیل سمجھوتہ

فلسطینی صدر یاسر عرفات اور اسرائیلی افسران کے درمیان غزہ ائرپورٹ کی تعمیر کے بارے میں سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ اس کے تحت فلسطینی خود مختار اتھارٹی کو ائرپورٹ کی تعمیر کے بارے میں ابتدائی کام کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

غزہ میں اس ائرپورٹ کی تعمیر کے مسئلے پر جو مصر کی سرحد کے قریب تعمیر کیا جا رہا ہے اسرائیل اور فلسطین کے درمیان کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ اسرائیل کو اس ائرپورٹ کی جگہ پر اعتراض تھا۔ جس کے بعد فلسطینیوں کو مجبوراً ائرپورٹ کی تعمیر کا کام روک دینا پڑا تھا۔

فلسطینی اس ائرپورٹ کا رن وے اپنے زیر کنٹرول علاقے میں بتا رہے تھے جبکہ اسرائیل کا کہنا تھا کہ رن وے ان کے زیر کنٹرول علاقے میں بنایا جائے تاکہ وہ آنے جانے والے جہازوں پر نظر رکھ سکیں۔ معاہدے کے مطابق طے پانے والی جگہوں پر تعمیر کا کام جاری رہے گا۔ لیکن متنازعہ جگہوں پر تعمیر روک دی جائے گی اور اس بارے میں مزید بات چیت کے بعد کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔

اسرائیل کی بھرپور کوشش یہ ہے کہ فلسطینی اتھارٹی اپنی خود مختاری میں اسرائیلی گرفت سے باہر نہ نکل جائے جبکہ فلسطینی یہ چاہتے ہیں کہ وہ آہستہ آہستہ اسرائیلی کنٹرول سے نکل کر حقیقی خود مختاری حاصل کر جائیں تاکہ ایک مکمل آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کا ان کا خواب پورا ہو سکے۔

○○○

اسرائیل شام مذاکرات

اسرائیل اور شام کے درمیان مذاکرات سے بڑی امیدیں وابستہ کی گئی تھیں مگر سردست ان کے پورا ہونے کی امید کم نظر آ رہی ہے۔ گذشتہ مذاکرات جو امریکہ میں ہوئے تھے ان میں کوئی پیش رفت نہ ہو سکی تھی اور اسرائیل اور شام نے ایک دوسرے پر الزامات عائد کئے تھے کہ وہ امن میں سنجیدہ نہیں ہیں۔

اب بتایا گیا ہے کہ ان مذاکرات کا اگلا دور امریکہ میں 28- فروری سے شروع ہو گا۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام میں دو دن کی تاخیر کر دی گئی ہے۔ اسرائیلی نمائندے نے کہا ہے کہ یہ تاخیر تیکنیکی مسائل کی بناء پر کی گئی ہے۔

چھ مہینے تک مذاکرات معطل رہنے کے بعد امریکہ میں دسمبر 95ء کے بعد سے مذاکرات کے تین دور ہو چکے ہیں۔ تازہ مذاکرات کے بارے میں خیال ہے کہ یہ دو ہفتے تک جاری رہیں گے۔ اس دوران اسرائیل میں نئے عام انتخابات کی

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

بقیہ صفحہ 3

لیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ شمالی امریکہ کے ممالک نہیں جانتے کہ مکھن کے پہاڑوں کے پہاڑ جو ان کے پاس موجود ہیں اور اسی طرح گندم بھی اس کا وہ کیا کریں۔ اگر وہ انہیں کم قیمت پر بیچیں تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ان کے کسان دیوالیہ ہو جائیں گے۔ لیکن اگر وہ اپنی زائد پیداوار دوسروں کو دے دیں تو ان کے زر مبادلہ میں کمی آجائے گی اور اس کمی کا اثر متمدن دنیا پر ہو گا۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ دنیا کے تمام لوگ چاہے وہ متمدن دنیا میں رہتے ہوں یا غیر متمدن دنیا میں چاہے وہ ترقی یافتہ ہوں یا پسماندہ اپنی خوراک کے مسائل حل کر سکتے ہیں اگر اسلحہ سازی کے کام کو اتنا بڑھاوا نہ دیا جائے جتنا کہ دیا جا رہا ہے۔ ہر ملک پر اسلحہ کا بہت بڑا بوجھ ہے۔ جو اسے اپنے افراد کے معیار زندگی کو کم کرتے ہوئے اٹھانا پڑتا ہے۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر وہ رقم جو اسلحہ پر خرچ کی جاتی ہے اس کا سوواں حصہ خوراک کی پیداوار پر خرچ کیا جائے تو ساری دنیا کو اس کی ضرورت کے مطابق خوراک میسر آسکتی ہے۔

یہ مضمون اخبار ٹروتھ کے 19۔ اکتوبر 1956ء کے شمارے میں شائع ہوا تھا۔ جرمن زبان سے انگریزی زبان میں ترجمہ کیا گیا اور اب انگریزی زبان سے اردو میں ترجمہ کرکے اسے الفضل کے قارئین کے لئے پیش کیا گیا۔

بقیہ صفحہ 5

حضرت مولوی احمد الدین صاحب اور سید منظور حسین شاہ صاحب آڈیٹر تھے۔ جھنگ صدر کی "بیت الحمد" کے آپ ناظم تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو وصیت کے نظام میں منسلک ہونے کی توفیق بخشی تھی۔ لہٰذا موصی ہونے کی وجہ سے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ آپ کے پس ماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ رب کریم میرے والد صاحب کی مغفرت فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ہمیں ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق بخشے آمین۔

میں یہاں ایسے بہت سے احباب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں جنہوں نے بذریعہ فون یا خطوط اظہار ہمدردی فرمایا ہے اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا دے اور اس اخوت کے جذبہ میں بڑھاتا چلا جائے۔ جنازہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے پڑھایا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نمبر ضرور لکھا کریں

درخواست دعا

○ مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت عالم گڑھ ضلع گجرات کی والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ مورخہ 30 جنوری 96ء کو بس کے حادثے میں زخمی ہو گئیں دوسری چوٹوں کے ساتھ بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم مسعود احمد صاحب نعیم آف ڈہر کی ضلع گھوٹکی سندھ کی اہلیہ صاحبہ پچھلے سال سے اپریشن کے بعد بیمار ہیں۔ ان شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ خدیجہ ناصرہ صاحبہ جہلم ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان پر فالج کا حملہ ہوا ہے جس کا زبان پر اثر ہے۔ احباب جماعت سے جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم طاہر احمد صاحب ابن مکرم منشی محمد رفیق صاحب مقیم لطیف آباد سندھ شدید طور پر زخمی ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور سب پریشانیاں دور کرے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم محمد سعید کلیم صاحب آف مونگ حال 10/9 دار العلوم غربی ربوہ 11 فروری 96ء شام چار بجے بعمر چھیاسی سال وفات پا گئے ہیں جنازہ ساڑھے دس بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری اللہ بخش صادق ناظم ارشاد وقف جدید نے دعا کرائی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم ابو ظفر حنیف صاحب بابت ترکہ ممتاز جہاں صاحبہ)

مکرم ابو ظفر حنیف صاحب مکان نمبر 2 سبزا زار وحدت روڈ لاہور نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کی اہلیہ محترمہ ممتاز جہاں صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعات نمبر 5/9 رقبہ ایک کنال۔ 8/9 رقبہ دس مرلے۔ 9/9 رقبہ دس مرلے واقع محلہ دار العلوم شرقی ربوہ میں الاٹ شدہ ہیں۔ لہٰذا یہ تمام قطعات میرے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے

(1) مکرم ابو ظفر حنیف صاحب (بیٹا)

(2) مکرمہ نوشین حنیف صاحبہ (بیٹی)

(3) مکرمہ نزہت جہاں حنیف صاحبہ (بیٹی)

(4) مکرمہ نینو فر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

احمدی طلباء و طالبات متوجہ ہوں

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جن کو امسال پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں داخلہ ملا ہے۔ راہنمائی کی غرض سے فوری طور پر نظارت تعلیم سے رابطہ کریں اور راہنمائی حاصل کریں۔ ضروری تاکید ہے۔

(نظارت تعلیم)

گمشدہ بیگ

○ ایک عدد شاپنگ بیگ جس میں کچھ نئے کپڑے تھے بازار سے دار العلوم شرقی جاتے ہوئے راستے میں کہیں گر گیا ہے براہ کرم جس کو ملا ہو دفتر صدر عمومی ربوہ میں پہنچا دیں۔

کھیل اور کھلاڑی

ورلڈ کپ کا پہلا نیا ریکارڈ

اور ویسٹ انڈیز کی بد قسمتی

جنوبی افریقہ نے متحدہ عرب امارات کی ٹیم کے خلاف چھٹے ورلڈ کپ کا میچ 169 رنز سے جیت لیا۔ یہ میچ راولپنڈی میں ہوا جبکہ دوسری طرف بھارت کے شہر حیدر آباد میں ڈے اینڈ نائٹ میچ

میں ویسٹ انڈیز نے زمبابوے کو 9 وکٹوں سے ہرا دیا۔

جنوبی افریقہ کی خوش قسمتی یہ تھی کہ اس کو پہلے کھیلنے کا موقع مل گیا۔ اور ویسٹ انڈیز کی بد قسمتی یہ رہی کہ اس کو پہلے کھیلنے کا موقع نہ ملا۔ قارئین ہمارے اس تبصرے سے حیران نہ ہوں ہمارا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جنوبی افریقہ پہلے کھیلا۔ چنانچہ اس کے پاس پورے پچاس اوورز کا کھیل تھا انہوں نے متحدہ عرب امارات کی کمزور اور نو آموز ٹیم کے خلاف 321 رنز بنا لئے جنوبی افریقہ کے کرسٹن نے ورلڈ کپ کا ویوین رچرڈز کا 1987ء میں سری لنکا کے خلاف ورلڈ کپ کے دوران کراچی میں بنایا گیا ریکارڈ توڑ دیا۔ مسٹر کرسٹین نے 188 رنز بنائے اور آؤٹ نہیں ہوئے جبکہ ویسٹ انڈیز کے مایہ ناز بیٹسمین نے 181 رنز بنائے تھے۔ یاد رہے کہ 1987ء میں سری لنکا بھی نو آموز ٹیم تھی اور متحدہ عرب امارات کی ٹیم تو بالکل ہی کمزور ہے۔

دوسرے میچ میں ویسٹ انڈیز کی بد قسمتی یہ تھی کہ اسے پہلے کھیلنے کا موقعہ نہ ملا بلکہ پہلے زمبابوے کھیلا جس نے 151 رنز بنائے۔ اب دوسری باری میں ویسٹ انڈیز زیادہ سے زیادہ 152 رنز ہی بنا سکتی تھی اس کے بعد میچ ختم ہو جاتا تھا۔ اور یونہی ہوا۔ چار وکٹوں کے نقصان پر 31 ویں اوور میں میچ ختم ہو گیا۔ اگر ویسٹ انڈیز کو بھی پہلے کھیلنے کا موقع ملتا تو وہ بھی جنوبی افریقہ کی طرح تین سو کا ہندسہ عبور کر جاتے کچھ بعید نہ تھا کہ چار سو سے بھی اوپر نکل جاتے اور اس طرح ویسٹ انڈیز کے ریکارڈ ساز بیٹسمین لارا کو شاید ایک اور ریکارڈ بنانے کا موقع مل جاتا۔ لیکن ابھی انہوں نے چند چھکے اور چند چوکے ہی لگائے تھے کہ میچ کا سکور پورا ہو گیا اور میچ ختم ہو گیا۔ اسی لئے ہم نے کہا ہے کہ ویسٹ انڈیز بد قسمت رہا۔

راولپنڈی میں جو میچ بارش کی وجہ سے اگلے دن منعقد ہوا اس میں پاکستانی انتظامیہ کی اس کارکردگی کو خوب سراہا گیا کہ انہوں نے ایک دن میں گراؤنڈ پر ایسی بھرپور محنت کی کہ اگلے دن اس میں پانی یا گیلے پن کا نشان بھی نہ تھا۔ ایک بھی کھلاڑی کسی جگہ پھسلن سے نہیں گرا۔ اور میدان یوں صاف شفاف تھا جیسے ابھی ورکشاپ سے بن کر آیا ہوا۔

بقیہ صفحہ 6

مہم بھی شروع ہو چکی ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر شمعون پیریز نے یہ انتخابات اکتوبر کی بجائے مئی میں کرانے کا اعلان کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ امن بات چیت کے اگلے مراحل سے پہلے عوام کا نیا اعتماد حاصل کرنا ضروری ہے۔ اب یہ انتخابات 28۔ مئی یا 4۔ جون کو ہوں گے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17- فروری-1996ء
درجہ حرارت کم ازکم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ نے کہا ہے کہ ہم پاک چین ایٹمی تعاون کے بارے میں ثبوت اکٹھے کر رہے ہیں۔ پاکستان کو فوجی امداد کی بحالی کے بارے میں بحث جاری ہے ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔ چین کی طرف سے پاکستان کو رنگ میگنٹس کی فراہمی کی خبریں تشویشناک ہیں۔ امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان نکولس برنز نے کہا ہے کہ پابندی لگانے کے معاملے میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے نتائج بڑے سخت ہو سکتے ہیں۔ یہ ایک سنجیدہ اور پیچیدہ مسئلہ ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ براؤن ترمیم کے نفاذ کو یقینی بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ پابندی لگائی گئی تو امریکہ اور چین کے درمیان دو طرفہ تعلقات کی بہتری کا عمل متاثر ہو گا اور اس کا شدید رد عمل ہو سکتا ہے۔ جس سے امریکی مفادات کو نقصان پہنچے گا۔

○ کراچی میں ایک پولیس مقابلے میں ایم کیو ایم کے 8 کارکن ہلاک ہو گئے۔ جس کے بعد ایم کیو ایم کی طرف سے ہڑتال کی اپیل کی گئی ہے۔ امریکی نشریاتی ادارے وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ مبصرین کا خیال ہے کہ حکومت کی کارروائیوں میں تیزی سے حالات مزید خراب ہو سکتے ہیں۔ اور ایم کیو ایم کی جوابی کارروائیوں میں تیزی آسکتی ہے۔ مرنے والے اورنگی ٹاؤن سیکٹر کے ایک مکان میں روپوش تھے۔ پولیس نے ایک نوجوان کو گرفتار کیا تھا جس کی نشاندہی پر علی الصبح چھاپہ مارا گیا اندر موجود نوجوانوں نے فائرنگ کر دی جوابی فائرنگ سے آٹھ افراد ہلاک اور 4 زخمی ہو گئے۔

○ پاکستان کے قیام کے 50 سال (قمری لحاظ سے) پورے ہونے پر جمعتہ الوداع کے روز ملک بھر میں قومی یک جہتی اور سلامتی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ ملک بھر میں رمضان المبارک کا آخری جمعہ عقیدت واحترام سے منایا گیا۔ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری اور مسلم ممالک کے سفیروں نے فیصل مسجد اسلام آباد میں نماز جمعہ ادا کی مولانا سمیع الحق نے اس دن اپنے بیان میں کہا ہے کہ فوج اور دانشور مل کر بھی منافق سیاستدانوں اور حکمرانوں سے نجات نہیں دلا سکتے۔ پچاس سال میں حکمرانوں نے قوم کو دلفریب نعروں کے سوا کچھ نہیں دیا۔ اسلام اور روٹی کپڑا مکان کے نام پر عوام کو لوٹا گیا۔

○ امریکہ کو بین الاقوامی طور پر مطلوب دہشت گرد عامل کانسی کی افغانستان میں موجودگی کے شواہد مل جانے کے بعد پاکستان اور امریکہ نے افغانستان کے اندر مشترکہ آپریشن کا فیصلہ کیا ہے افغانی حکومت کے علاوہ دیگر گروپوں سے بھی رابطہ قائم کر لیا گیا ہے تاکہ کانسی فرار نہ ہو سکے۔

○ قومی اسمبلی کے رکن الیاس جٹ کے گروپ نے غلط فہمی میں صوبائی مشیر نواز بھروانہ کی گاڑی پر فائرنگ کر دی۔ مسٹر بھروانہ لاہور سے جھنگ جارہے تھے کہ اڈا جوہل کے قریب الیاس جٹ کے لوگوں نے ایم پی اے امجد وڑائچ کی گاڑی سمجھ کر فائرنگ کر دی مخالفت سمت سے بھی فائرنگ شروع ہو گئی۔ بھروانہ نے چوکی بلوچنی میں گھس کر جان بچائی حقائق معلوم ہونے پر الیاس جٹ نے چوکی جا کر بھروانہ سے معذرت کر لی۔

○ مسٹر شہباز شریف کو علاج کی غرض سے کراچی منتقل کرنے پر مسلم لیگ (ن) نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ کراچی میں تو حکومت عوام کی تو کجا صدر اور وزیراعظم کے تحفظ کی ذمہ داری قبول کرنے کو بھی تیار نہیں۔ پھر شہباز شریف کو کراچی منتقل کر کے کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتی ہے۔ دنیا بھر کے طبی ماہرین نے شہباز شریف کو علاج کے لئے جو کچھ تجویز کیا ہے وہ پاکستان میں ہر جگہ دستیاب ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو امریکہ میں ہمیشہ پارٹی سیاست کرتی ہیں۔ انہوں نے نیویارک میں کہا میں یہاں پاکستان کی بات کرنے آیا ہوں۔ بے نظیر یہاں آ کر اپوزیشن کو تنقید کا نشانہ بناتی ہیں۔ پتہ نہیں کہ انہوں نے آکسفورڈ یا ہاورڈ میں کیا پڑھا۔ لگتا ہے کہ ان یونیورسٹیوں کے نصاب میں اسٹیٹ گردی اور پسماندگی شامل تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ یہ سب کچھ پھیلا رہی ہیں۔ اور کوئی اچھا کام نہیں کر رہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے امریکہ میں جو تقریر کی ہے وہ خود لکھی تھی دفتر خارجہ نے نہیں دی۔ کسی سفارت کار نے مجھ سے ملاقات کر کے پاکستان کا نکتہ نظر پیش نہیں کیا۔ سردار آصف نے مجھ سے ملنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ میں آئینی پیکیج پر مذاکرات کے لئے تیار ہوں۔ مسلم لیگ کے ترجمان نے کہا ہے کہ بے نظیر نواز شریف کی تعریف کر رہی ہیں جبکہ ان کے وزیر تنقید کر رہے ہیں۔ پہلے یہ اپنا کنفیوژن دور کریں اور بیان پر عمل کر کے دکھائیں۔

○ آزاد کشمیر میں نمازیوں پر راکٹوں سے پھر حملہ کیا گیا۔ کنٹرول لائن پر پاک بھارت افواج میں جھڑپ ہو گئی۔ سید پور کی جامعہ مسجد سے لوگ نماز پڑھنے کے بعد نکلے تھے کہ بھارتی افواج نے راکٹ داغا۔ یہ راکٹ مسجد سے ڈیڑھ سو میٹر دور ایک گھر میں گرا۔ راکٹ سے جانی و مالی نقصان نہیں ہوا۔

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ پنجاب میں امن ہے۔ عید کے بعد کابینہ میں توسیع ہو گی۔ سعودی عرب نے اسرائیل سے تعلقات قائم کر بھی لئے تو پاکستان ایسا نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں عمرہ کی ادائیگی کے بعد ہر دکھ بھول گیا ہوں۔

○ بنگلہ دیش کے عام انتخابات میں وزیراعظم بیگم خالدہ ضیاء نے دو تہائی سے زائد اکثریت حاصل کر لی ہے۔ اپوزیشن نے احتجاجی تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ تین سو رکنی پارلیمنٹ میں 249 نشستوں پر جمعرات کو ووٹنگ ہوئی حکمران جماعت کے 50 امیدوار پہلے ہی بلامقابلہ کامیاب ہو چکے ہیں۔ وزیراعظم خالدہ ضیاء چار میں سے تین حلقوں سے کامیاب ہوئیں۔

○ وفاقی حکومت نے چاروں صوبوں کو آگاہ کر دیا ہے کہ نئی مردم شماری ممکن نہیں ہے۔ قومی مالیاتی کمشن کے ایوارڈ سے قبل ملک میں نئی مردم شماری کرانے کی تجویز پر عمل درآمد روک دیا گیا ہے۔ نئے ایوارڈ کا اعلان 24۔ اپریل تک ضروری ہے۔

○ لاہور میں ورلڈ کپ کا فائنل میچ دکھانے کے لئے دس مختلف مقامات پر بڑی سکرینیں لگائی جائیں گی۔ تاکہ سٹیڈیم میں عوام کا زیادہ رش نہ ہو۔

○ پاکستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان وسیم اکرم نے کہا ہے کہ اس بار ورلڈ کپ جیت کر میزبان ملک کا فاتح نہ بننے کا تاثر ختم کر دیں گے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ بے پناہ توقعات ٹورنامنٹ کرانے والے ملک کی فتح کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں۔

○ اپوزیشن سے مفاہمت کے لئے حکومت نے اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف مقدمات کی تفصیلات طلب کر لی ہیں۔ چاروں صوبائی حکومتوں سے کوائف مانگ لئے گئے ہیں۔ ذرائع نے کہا ہے کہ حکومت اپوزیشن کا تعاون حاصل کرنا چاہتی ہے۔

○ پاک پتن کے قریب بس الٹ جانے سے 3۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ عمرے کی ادائیگی اور نزول قرآن مجید کی مقدس تقریبات میں شرکت کرنے کے لئے پاکستان سے ایک لاکھ 20 ہزار زائرین سعودی عرب پہنچ گئے ہیں۔ اس وقت مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں 25 لاکھ سے زائد فرزندان اسلام ختم قرآن اور 27 ویں شب کی تقریبات میں شرکت کے لئے مختلف ممالک سے آئے ہوئے ہیں۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو اگلے ماہ برونائی اور انڈونیشیا کا دورہ کریں گی۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر نواز شریف الیکشن سے صورت حال میں بہتری سمجھتے ہیں تو مذاکرات کی میز پر آجائیں۔ جمہوری معاشرہ میں کچھ لو اور کچھ دو کی بنیاد پر ہی عوام کے مقاصد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ حکومت کو فل انگ کا موقع دینا چاہئے۔ اپوزیشن لیڈر کی سوچ میں مثبت تبدیلی خوش آئند ہے۔ مسئلہ کشمیر ایٹمی پروگرام اور سرحدی صورت حال پر اتفاق رائے کی ضرورت ہے۔

○ کامونکی کے قریب تاجر اور کوچ کے مسافروں سے 20 لاکھ روپے نقد اور زیورات لوٹ لئے گئے۔ دونوں وارداتیں کار سوار ڈاکوؤں نے کیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے
مفت مشورہ اور علاج
19 فروری تک جاری رہے گا
اوقات 9½ تا 4 بجے شام
فرحت کلینک طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

فضلِ ربی شفاخانہ (ہومیو)
جرمنی فرانس کی ادویات سے ہر قسم کی جلدی امراض نیز زنانہ و مردانہ پوشیدہ پرانی امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔
ڈاکٹر نسیم احمد ہرل
8 دارالبرکات ساہیوال روڈ ربوہ
کلینک فون: 923
رہائش: 21198

بیرونی ممالک کے خصوصی رعائتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
3-A بیول پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757 219276
ٹیلیکس TLX-54592 PD, ISD

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
20 گرام 30 روپے۔ 60 گرام 90 روپے۔ 100 گرام 150 روپے
250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534